منقبت

علیؑ کا حقِ ولایت نبھانا واجب ہے
درِ علیؑ پہ سروں کو جھکانا واجب ہے

رجب کی تیرا (۱۳) ہے مومن پہ ہی نہیں موقوف
خدا کے کعبے پہ بھی مسکرانا واجب ہے

علیؑ علیؑ علیؑ کرتا ہوں اِس لئے ہر دم
کہ دشمنوں کا کلیجہ جلانا واجب ہے

کھڑا ہے سامنے منکر علیؑ کی عظمت کا
سو مجھ پہ نعرہِ حیدرؑ لگانا واجب ہے

کوئی بھی ہم سرِ زہراؑ نہ تھا سو زُہرا کا
درِ علیؑ پہ ہی چکر لگانا واجب ہے

بتولؑ پیسے ہیں چکی سو جبرئیلؑ پہ بھی
میرے حسینؑ کا جھولا جھلانا واجب ہے

بدل کے عمرے میں حج کو بتا دیا شہ نے
خدا کے دین کو پہلے بچانا واجب ہے

267 عروجِ ظلم سے کہہ دو حسینؑ والو پر
یزیدیت کو جہاں سے مٹانا واجب ہے

غمِ حسینؑ ہے مقصد ہماری خلقت کا
غمِ حسینؑ میں آنسو بہانا واجب ہے

لپٹ کے قدموں سے موجوں نے علقمہ کی کہا
تمہاری مشک میں غازیؑ سمانا واجب ہے

کھڑے ہیں حضرتِ عیسیٰؑ نماز میں پیچھے
کہ احترامِ امامِ زمانہؑ واجب ہے

بتا دو صاف یہ دنیا کو مظہرؔ و رضوانؔ
عدوِ زہراؑ پہ دوزخ میں جانا واجب ہے